ہیومن
رائٹس
واچ

اجراء کرنے کی بندش

گرینچ وقت کے مطابق اتوار، 12/نومبر 2006 کو صبح 8 بجکر 1 منٹ
اور دبئی میں 12/نومبر 2006/بعد دوپہر 12/بجکر ایک منٹ سے پہلے شائع کرنے کی ممانعت ہے
(پیر کے اخبارات میں شاملِ اشاعت کیا جائے)

یو اے ای: تعمیرات کی ہِنبھِناہٹ کے دوران مزدوروں کے ساتھ بُرا برتاؤ

نئی رپورٹ تارک وطن کنسٹرکشن ورکروں کی حالتِ زار کو اُجاگر کرتی ہے

(دبئی 12/نومبر 2006ء)۔ ہیومن رائٹس واچ نے آج جاری کی گئی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ جہاں دنیا میں رواں وسیع تعمیراتی گُل بُل میں سے ایک متحدہ عرب امارات میں معرضِ وجود میں آرہا ہے، وہیں اس ملک کی حکومت اس کے پانچ لاکھ تارکِ وطن مزدوروں کے حقوق کی ان کے آجروں کے ہاتھوں ہو رہی سنجیدہ پامالیوں پر قدغن لگانے میں ناکام ہوگئی ہے۔

منگل کو یو اے ای کے وزیر اعظم شیخ محمد بن راشد آل مکتوم نے وزیر محنت ڈاکٹر علی بن عبداللہ الکعبی کو حکم دیا کہ ملک کے لیبر قوانین کو نافذ کیا جائے اور ہیومن رائٹس واچ کی سفارشات کی روشنی میں اصلاحات کے ایک سلسلے کو فوری طور پر شروع کر دیا جائے۔

ہیومن رائٹس واچ کی مشرق وسطٰی کی ڈائریکٹر سارا لیاوائٹسن (Sarah Leah Whitson) نے وزیر اعظم کے مزدوروں کے حقوق کو تحفظ فراہم کرنے کے حوالے سے جاری کئے گئے فرمان کو صحیح سمت کی جانب ایک خوش آئند قدم قرار دے دیا۔ تاہم ان کا استدلال تھا..... ''جب تک حکومت آجروں کو قانون توڑنے پر تابعِ احتساب نہیں بنا لیتی، یو اے ای کی دیوہیکل نئی فلک بوس عمارتیں لیبر پامالیوں کی ایک یادگار کے طور پر دیکھی جائیں گی۔''

71 صفحات پر مشتمل اس رپورٹ میں جسے مزدوروں، حکومت کے عہدیداروں اور تجارتی نمائندوں سے لئے گئے انٹرویوز کی بنیاد پر قلمبند کیا گیا ہے اور جس کا عنوان ''بلڈنگ ٹاورس چیٹنگ ورکرس'' (Building Towers , Cheating Workers) ہے، تعمیراتی کام میں لگائے گئے مزدوروں کے اندیشہ ناک استحصال کو دستاویزی شہادت سے ثابت کیا گیا ہے، جس میں انہیں اُجرت نہ دینا یا انتہائی کم اجرت دینا، ریکروٹمنٹ ایجنسیز کی جانب سے ایک ایسی فیس کے حوالے سے قرضدار بنالینا جسے اصل میں یو اے ای کے قانون کے مطابق آجر کو ادا کرنا ہوتا ہے اور پُرخطر زیرِکار صورت حال میں دھکیل دینا شامل ہیں، جس کے نتیجے میں واضح طور پر اموات اور مجروح ہونے کی شرح میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

اس سال کے اوائل میں مزدوروں کی جانب سے مظاہروں اور ہڑتالوں کے وسیع سلسلے کے بعد جسے بڑے پیمانے پر تشہیر ملی تھی، یو اے ای کی حکومت نے یہ وعدہ کیا کہ مزدوروں کے حقوق کے احترام کو یقینی بنانے کے لئے مزدور تنظیموں کے قیام کو قانونی بنایا جائے گا اور ایسے مزدور قوانین پر سختی سے عملدرآمد کرایا جائے گا جو نسبتاً تحریری شکل میں اچھے لگتے ہیں۔ لیکن ہیومن رائٹس واچ کی رپورٹ اس امر کی غماز ہے کہ اس

نے ایسانہیں کیا ہے۔ ہیومن رائٹس واچ کی نظروں سے ایسا کوئی عمومی اندراج نہیں گزرا ہے جو یہ ظاہر کرتا ہو کہ تعمیراتی صنعت سے وابستہ کسی آجر کو مزدور قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب پانے پر معقول جرمانہ ادا کرنے پر مجبور کیا گیا ہو یا پھر فوجداری قانونی چارہ جوئی سے گزرنا پڑا ہو۔ یو اے ای میں فی الوقت ایک ڈرامائی تعمیراتی گل بل کا دوردورہ ہے اور ملک میں موجود تقریباً سبھی پانچ لاکھ تعمیراتی مزدور تارکین وطن ہیں جن کی اکثریت کا تعلق جنوبی ایشیاء سے ہے۔ اس ملک میں موجود 27 لاکھ 38 ہزار تارکِ وطن مزدور ملک کی افرادی قوت کا 95 فیصد بنتے ہیں۔ وائٹسن نے بتایا'' سینکڑوں چمکدار فلک بوس عمارتیں انتہائی استحصالی حالات میں خون پسینہ ایک کرنے والے مزدوروں کی پشت پر کھڑی ہوئی ہیں''۔

27 اکتوبر کو ہیومن رائٹس واچ نے ایک خط کے ذریعے اپنی تحقیق سے حاصل شدہ نتائج اور سفارشات سے یو اے ای کی حکومت کو آگاہ کردیا۔ اس کے فوراً بعد 7 نومبر کو ملک کے وزیراعظم نے وزیرِ محنت کو حکم دیا کہ ہیومن رائٹس واچ کی سفارشات کی روشنی میں فوری طور پر اصلاحات عمل میں لائی جائیں۔ خاص طور پر وزیراعظم کے فرمان کے تحت وزیرِ محنت کو یہ حکم ملا ہے کہ وہ لیبر تنازعات کو حل کرانے کے لئے ایک خصوصی عدالت کا قیام عمل میں لائیں، حکومت کے انسپکٹروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے، آجروں کو کم ہنرمند مزدوروں کو ہیلتھ انشورنس فراہم کرنے کا پابند بنادیا جائے اور ایسے تولیتی میکنزم اختیار کرلئے جائیں جنکے تحت مزدور غیرادا شدہ اجرتیں وصول کرسکیں۔ ہیومن رائٹس واچ نے اس مستعدردِ عمل اور پامالی کے مسئلے کے فطری اعتراف کا خیرمقدم کیا ہے۔

یو اے ای نشین آجر ریکروٹنگ ایجنسیز کے ذریعے جو یو اے ای کے اندر اور اسکے باہر کام کرتی ہیں، تعمیراتی مزدوروں کو درآمد کرلیتے ہیں۔ یہ ایجنسیاں آجروں کے بجائے ان مزدوروں ہی کو دو سے تین ہزار امریکی ڈالر تک کی خطیر رقم ادا کرنے پر مجبور کردیتے ہیں، جس سے سفر، ویزا کے حصول، حکومت کو ادا کی جانے والی فیس اور خود بھرتی کار کا معاوضہ جیسے اخراجات پُر کئے جاتے ہیں۔ سبھی ساٹھ مزدوروں نے جن کا ہیومن رائٹس واچ نے انٹرویو لیا، بتایا کہ انہوں نے اس طرح کی ادائیگیاں کرنے کے لئے بھرتی کاروں کی طرف سے پیش کردہ قرضوں کو قبول کیا اور اس کے لئے ان سے ناقابل یقین حد تک دس فیصد ماہانہ شرح کے حساب سے سود وصول کیا گیا۔ نتیجتاً مزدور قرضے کے بھاری بوجھ کو اپنے کندھوں پر لئے کام کا آغاز کرلیتے ہیں اور ملازمتوں کے پہلے دو تین سال کے دوران اپنی حقیر اجرتوں کے ایک بھاری حصے کو قرضوں کی ادائیگی پر خرچ کرلیتے ہیں۔

گرچہ یو اے ای کا قانونی واضح طور پر مقامی بھرتی کاروں کو مزدوروں سے اس طرح کے اخراجات کی وصولی سے روک لیتا ہے، ریکروٹنگ ایجنٹ اور آجر دونوں کھلے عام اس قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ یو اے ای میں بھرتی کاروں نے ہیومن رائٹس واچ کو بتایا کہ مزدوروں سے فیس اینٹھ کر اسے ان کے مالکوں تک پہنچا کر وہ عملاً دونوں کے درمیان نلوے کا کردار ادا کرتے ہیں۔ بعدازاں آجر اسے اپنی طرف سے سرکاری اجازت ناموں کی ادائیگیوں کے طور پر سرکاری خزانے میں داخل کرلیتے ہیں۔

'' حکومت اکثر کہتی ہے کہ اگر مزدور خوش نہیں ہیں تو وہ یو اے ای کو خیرباد کہنے کے لئے آزاد ہیں''۔ وائٹسن نے بتایا'' لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرضوں کا بوجھ ان کے سروں پر سوار ہے اور نئی ملازمتوں کا حصول ان کا حقِ انتخاب نہیں۔ چنانچہ مزدوروں کے لئے پسند ناپسند کا معاملہ انتہائی محدود ہے''۔

ہیومن رائٹس واچ کے مشاہدے میں یہ بات آگئی کہ عمومی طور پر آجر'' سیکورٹی'' کے نام پر تعمیراتی مزدوروں کی کم سے کم دو ماہ کی اجرت

بمعہ ان کے پاسپورٹ کے اپنے پاس روک لیتے ہیں تا کہ وہ کام چھوڑ کر نہ چلے جائیں۔ رپورٹ میں اس امر کی شہادت بھی پیش کی گئی ہے کہ کئی ایک معاملوں میں آجر مزدوروں کی اس سے زیادہ طویل عرصہ کی اجرت کو روکنے کے مرتکب ہوئے ہیں۔ مزدور اپنی اجرتوں کی شدید طلب رکھتے ہیں لیکن وہ اپنے قرضوں کے جال میں پھنس گئے ہیں اور یواے ای کا قانون پرانے آجر کی اجازت کے بغیر دوسری ملازمت حاصل کرنے کی اجیر کو اجازت نہیں دیتا۔ اگر چہ حکومت نے کئی ایک معاملات میں کمپنیوں کو اجرتیں واگذار کرنے پر مجبور کیا، اس امر کا کوئی مجموعی اندراج موجود نہیں کہ کسی بھی ایک معاملہ میں اس نے اجرتیں ادا نہ کرنے یا لیبر قانون کی کسی اور خلاف ورزی کے مرتکب کسی آجر پر جرمانہ عائد کیا ہو یا اسے سزا سنائی گئی ہو۔

تعمیراتی کاموں کی انجام دہی پر مامور مزدور 106 /امریکی ڈالر سے 250 /امریکی ڈالر ماہانہ اجرت پر کام کرتے ہیں جو 2106 /امریکی ڈالر ماہانہ کے قومی اوسط کے بالکل برعکس ہے۔ مزدوروں کے کئی ایک حالیہ مظاہروں نے بہتر اجرتوں کے مطالبات پر توجہ مرکوز کرائی ہے۔ اگر چہ یواے ای کے لیبر قانون مجریہ 1980ء کے تحت حکومت کو کم سے کم اجرتوں کی ادائیگی کو یقینی بنانا ہے۔ وہ گزشتہ 26 /سال سے اس فرض منصبی سے سبکدوش ہونے میں ناکام ہوگئی ہے۔

وائٹسن نے بتایا: ''یواے ای کی حکومت کو چاہئے کہ اُن آجروں اور ریکروٹنگ ایجنٹس پر فوجداری اور مالی تعذیرات لگادے جو مسلسل مزدوروں سے کام دلانے اور سفر کا انتظام کرنے کے عوض فیس وصول کر لیتے ہیں اور اُن کی اجرتیں اور پاسپورٹ روک لیتے ہیں''۔

یواے ای میں ہر سال سینکڑوں تعمیراتی تارکینِ وطن مزدور ناقابل توجیہ حالات میں دَم توڑ دیتے ہیں۔ حکومت صرف چند ایک ایسی اموات کا اندراج کرتی ہے۔ اصلاً اس لئے کیونکہ جیسا کہ لگتا ہے یہ اپنے ہی قوانین پر عملدر آمد میں غرض نہیں رکھتی جن کے تحت آجر کے لئے کارگاہ پر ہوئی اموات اور کسی کے زخمی ہونے کی اطلاع اسے فراہم کرنا لازم ہے۔ مثال کے طور پر سن 2006ء میں بھارت، پاکستان اور بنگلہ دیش کے سفارتخانوں نے 880 /تعمیراتی مزدوروں کی لاشیں ان کے آبائی ممالک کو روانہ کر دیں۔ اسکے باوجود دبئی امارت نے جو تارک وطن مزدوروں میں اموات کا ریکارڈ محفوظ رکھنے والی واحد امارت ہے۔ اس سال صرف چھ کمپنیوں کی جانب سے پیش کی گئی رپورٹ کی بنیاد پر صرف 34 کنسٹرکشن اموات کا ریکارڈ ضبط تحریر میں لایا۔

حکومت مزدوروں کو تنظیمیں یا تجارتی انجمنیں تشکیل دینے کی اجازت نہیں دیتی۔ نتیجتاً مزدوروں کے حقوق کے حوالے سے وکالت کرنے کا کوئی دستوری میکنیزم موجود نہیں۔ گزشتہ دو برس کے دوران ہزاروں تارکِ وطن تعمیراتی مزدوروں نے عوامی مظاہروں کی راہ اختیار کرلی۔ مارچ 2006ء میں حکومت نے وعدہ کیا کہ وہ سال کے آخیر تک مزدور انجمنوں کے قیام کو قانونی قرار دیدے گی لیکن اسکے برعکس اس نے ستمبر میں ایک ایسا نیا قانون پاس کر دیا جس کے تحت مزدوروں کی جانب سے ہڑتالوں پر روک لگادی گئی اور یہ اعلان کر دیا کہ یہ ہڑتالی مزدوروں کو ملک بدر کر دیگی۔

وائٹسن نے کہا: ''ہمیں اُمید ہے کہ اپنے لیبر قوانین کو نافذ کرنے کے حکومت کے نئے وعدے کا وہ حشر نہیں ہوگا جو مزدور انجمنوں کو قانونی قرار دینے کے اس کے وعدے کا ہوا تھا جو پورا نہیں کیا گیا''۔

ہیومن رائٹس واچ نے یواے ای کی حکومت پر زور دیا کہ بین الاقوامی لیبر تنظیم (ILO) کا ایک رکن ہونے کی حیثیت سے اس کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ مزدوروں کے بنیادی حقوق کے احترام اور ان پر عملدر آمد کو یقینی بنالے جن میں تنظیمیں تشکیل دینے اور اجتماعی مول تول اور

ہڑتال کرنے کے حقوق بھی شامل ہیں۔ ہیومن رائٹس واچ نے حکومت پر یہ زور بھی دیا کہ وہ مزدوروں کے حقوق کے تحفظ اور انہیں فروغ دینے کے لئے اپنے موجودہ قوانین پر عملدرآمد کرائے۔

علاوہ ازیں ہیومن رائٹس واچ نے ریاستہائے متحدہ امریکا، یورپین یونین اور آسٹریلیا کی حکومتوں سے جو فی الوقت یو اے ای کے ساتھ آزاد تجارت کے حوالے سے مذاکرات کر رہی ہیں، کہا ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنالیں کہ مزدوروں کے بنیادی حقوق کے احترام کو ہر طے پانے والے معاہدے کے کونیا پتھر کے طور پر تسلیم کیا جائے۔

●●●●●●

مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے بمہربانی رابطہ قائم کریں:

دبئ میں:	Hadi Ghaemi (انگریزی، فارسی)	+971-50-297-0957
دبئ میں:	Fadi Al-Qadi (عربی، انگریزی)	+971-50-568-9416
دبئ میں:	Lance Latting (فرانسیسی، ہسپانوی، پرتگالی، انگریزی)	+971-50-875-4714
لندن میں:	Sara Leah Whitson (انگریزی)	+44-79-32-88-5667 یا +1-718-362-0172
لندن میں:	Tom Porteous (انگریزی)	+44-7983-984982

رپورٹ کو جاری کرنے پر عائد پابندی کے وقفے کے دوران "بلڈنگ ٹاورس چیٹنگ ورکرس: متحدہ عرب امارات میں تارکِن وطن تعمیراتی مزدوروں کا استحصال"۔ اس ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔

http://embargo.hrw.org/reports/english/uae1106/

login: workers

password: emirates

جاری ہونے پر یہ اس ویب سائٹ پر دستیاب ہوگی

http://hrw.org/reports/2006/uae1106/

دبئ میں تارکِ وطن مزدوروں پر تصویری مضمون کو دیکھنے کے لئے جسے میگنم فوٹوگرافر عباس نے اتارا ہے اور جو رپورٹ میں شامل ہے، بمہربانی وزٹ کریں۔

http://hrw.org/photos/2006/uae1106/index.html

عباس/میگنم فوٹو امیجز اجازت نامہ حاصل کرنے کے لئے بمہربانی
میگنم فوٹوز سے رابطہ قائم کریں:

نیویارک میں Sue Brisk سے

+1-212-929-6000 ، sue@magnumphotos.com

لندن میں: Fran Sears frans@magnumphotos.co.uk,+44-20-7490-1771)